پیغام عید الاضحیٰ۔ سنت ابراہیمیؑ

الحمدللہ، عیدالاضحیٰ امتِ مسلمہ ملت ابراہیمی کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید مسرت لے کر آ گئی۔ ملتِ ابراہیمی کا ہر فرد، بالخصوص بچے، اس نویدِ ربانی پر سرتاپا شاداں وفرحاں ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ حجاج کرام جو حج مبرور کے بعد یہ عید منا رہے ہیں۔ اللہ کے یہ مہمان، منیٰ کے خیموں میں مُحرِم بیٹھے ہیں اور اپنے رب کے حضور اپنے عجز و نیاز کی نذر پیش کر رہے ہیں۔ مسلمانان عالم کا یہ اجتماع، جس میں گورے، کالے، عربی، عجمی، بلاتخصیص برابری کی سطح پر منیٰ کے قیام میں قیام پذیر ہیں اور اسلامی اخوت اور مساوات کی ایک ہی لڑی اور ایک ہی مسلک میں پروئے ہوئے ہیں۔ یہ مختلف زبانیں بولنے والے حاجی آئے تو مختلف جغرافیائی خطوں سے......مگر......ان کے دل ایک ساتھ کلمہ اسلام (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پر دھڑکتے ہیں آج کے دن سیدنا عمر فاروقؓ بطور امیر المؤمنین حاجیوں کے قافلوں سے ملا کرتے تھے اور اپنے ہی مقرر کردہ گورنروں کے متعلق ان کی رائے دریافت کیا کرتے تھے۔ کاش آج پھر ملت اسلامیہ ابراہیمی، جغرافیائی حدود سے نکل کر ایک مرکزی خلافت کے پرچم تلے جمع ہو کر اپنی اجتماعی طاقت طاغوت وطغیان کے خلاف لا کھڑی کرے۔ اخوت اسلامیہ کی یہ طاقت ہمیں ایک بار پھر جہانگیری کے تخت پر متمکن کر سکتی ہے۔ میرے خیال میں عیدالاضحیٰ کا یہی پیغام ہے۔

یہ عید قربان بھی کہلاتی ہے۔ اس دن کلمہ گویان محمد ﷺ و پیروانِ ملت ابراہیمیؑ، سنت ابراہیمیؑ کے مطابق جانوروں کی قربانی پیش کر کے یہ ثبوت دیتے ہیں کہ سیدنا ابراہیمؑ کی طرح، اپنے نہایت ہی پیار سے پالے ہوئے جانوروں کی قربانی دے کر وہ مسلم حنیف ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں (ان صلاتی ونسکی و محیای ومماتی للہ رب العالمین) [الانعام:۱۶۲] ''میری نماز، میری قربانی، میری حیات اور میری ممات، سب اللہ رب العٰلمین کیلئے ہے۔'' یہ اعلان واقرار ان کو حنیف بنا دیتا ہے۔ کاش وہ اس اقرار پر سدا قائم رہیں اور اپنی نذریں، اپنے چڑھاوے، اپنی منتیں، اپنی قربانیاں، اپنے بکرے، اپنے مرغ اور چھوہارے، مکھانے اور دیگیں صرف رب العالمین کو ہی پیش کریں جس کے حضور انہوں نے بوقت ذبح جانور، مذکورہ بالا اقرار کیا تھا۔

سیدنا ابراہیمؑ کا منصب خلیل الرحمٰن تھا۔ اس منصب جلیل پر فائز کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں نارِ نمرود اور ذبح اسماعیلؑ جیسے لرزہ خیز امتحانات میں سے گزارا تھا۔ ان میں کامیابی کے بعد ہی اس پیکر اخلاص ووفا کو یہ منصب ملا تھا مگر ہم سے آج بیٹے کی قربانی نہیں طلب کی جاتی کیونکہ یہ مطالبہ صرف سیدنا ابراہیم خلیل الرحمٰنؑ سے ہی کیا جاسکتا تھا۔ مگر قربانی کا سچا جذبہ اور رضائے الٰہیہ پر اپنی ہر عزیز شے اور بوقت جہاد اپنی جان اس کے دین کیلئے قربان کر دینے کا داعیہ اس ذبح عظیم کا درسِ اعظم ہے۔ اسی کو تقویٰ کہا جاتا ہے۔ (**لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم**)[الحج:۳۷] گوشت تو ہم خود کھا جاتے ہیں۔ اللہ کو تو صرف اخلاص دیکھنا ہے۔ یہ قربانی، دراصل، اس جذبہ قربانی کو زندہ رکھنے کیلئے سالانہ عبادت ہے۔ اپنے گرد و پیش میں دیکھتے رہیئے، جہاں اس جذبہ کو بروئے کار لانے کا موقع دیکھیں بلکہ سیلاب زدگان، زلزلہ زدگان، افلاس زدگان، فاقہ زدگان، بیوگان، بے سروسامان اور بے خانماں بھائیوں کیلئے اس جذبہ قربانی کو بروئے کار لاتے رہیں۔ یہ امتحانِ اخلاص ہر وقت جاری ہے۔ دینی مدارس کے طلباء تمہارے اسی جذبہ اخلاص کی برکت سے خدمتِ اسلام کے واسطے تیاری کر رہے ہیں۔ زکوٰۃ وصدقاتِ نافلہ کے بعد بھی ان کی خدمت سے کبھی غافل نہ ہوں۔ کم از کم چرم ہائے قربانی تو انہیں ضرور پہنچائیں۔ چرم قربانی پر جھپٹنے کیلئے ایسے ایسے لوگ بھی میدان میں اتر آتے ہیں، جن کی نام نہاد تنظیمیں اس پیسے سے اپنے سیکرٹریٹ تعمیر کرالیتی ہیں اور پھر وہاں سیاسی اجتماع منعقد کرتی ہیں۔

ہمارے کئی مسلمان بھائی قربانی کے فرض، واجب یا سنت ہونے کے متعلق اس لئے پوچھتے رہتے ہیں کہ کسی طرح ان کی اس قربانی سے جان چھوٹ جائے۔ ہمارا پہلا جواب تو یہ ہے اور یہی جامع ومانع ہے کہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام متواتر قربانی دیا کرتے تھے اس لئے تم بھی قربانی کیا کرو۔ البتہ جو شخص واقعی غریب، فقیر اور قلاش ہے، وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ غریب ہونے نہ ہونے کا فیصلہ ہر شخص خود کرے، پر یہ ضرور یاد رکھے کہ اگر اس نے فیصلہ درست نہ کیا تو اس کا معاملہ اللہ سے ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ قربانی کرنا نہ کرنا کوئی اختیاری معاملہ نہیں ہے کہ جب جی چاہا کر دی اور جب نہ چاہا نہ کی۔ ہر وہ شخص جو مقروض نہیں اور اس کے پاس قربانی کا جانور خریدنے کی استطاعت ہے، وہ ضرور قربانی کرے۔ مقروض وہ لوگ نہیں ہیں جو بنکوں سے قرض لے کر کاروبار کر رہے ہیں۔ مقروض صرف وہ ہوتا ہے، جو تنگ دستی کی وجہ سے عاجز ہو کر اپنے اہل وعیال کا نان ونفقہ پورا کرنے کیلئے بازار سے سودا ادھار خرید تا ہے۔

جانور اول تو خود پالیں۔ نہیں تو بہت اچھا، خوبصورت اور بے نقص جانور خریدیں۔ گائے، اونٹ، بکرا، چھترا دو دانت والا یعنی دوندا ہونا ضروری ہے۔ بے شک بھیڑ کے بچے کے واسطے اس سے استثنا موجود ہے لیکن یہ استثنیٰ دوندے کی عدم دستیابی سے مشروط ہے اور عدم دستیابی بہت ہی شاذ ہے۔ اس لئے دوندا جانور ہی قربانی لگ سکتا ہے۔ بیوپاری لوگوں نے سال عمر کی اصطلاح گھڑ لی ہے۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کس نے اس جانور کی تاریخ پیدائش لکھی تھی جس کی رو سے یہ سال کا ہو گیا ہے۔ دوسری ترکیب انہوں نے پکا دوندا کی تراش لی ہے۔ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ شرط صرف دوندا ہے۔ قربانی نماز عید ادا کر کے کریں۔ اپنے ہاتھ سے کریں تو پسندیدہ ہے۔ نہ کر سکیں تو دوسرے سے کرانا بھی مباح ہے۔ اس عید والے دن صبح اٹھ کر کچھ نہ کھائیں۔ نماز عید ادا کرنے کے بعد اپنا جانور قربان کریں اور قربانی کا گوشت کھائیں یہی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ یکم ذی الحج سے حجامت بنوانا اور ناخن اتروانا بند کر دیں اور قربانی کے بعد حجامت بنوائیں۔ غرباء جو قربانی نہیں کر سکے، وہ بھی اس طریقہ مسنونہ پر عمل کریں تو قربانی کا ثواب پا سکتے ہیں۔ گوشت کے تین برابر حصے کرنا، کہیں نہیں آیا۔ البتہ احباب، رشتہ دار اور غرباء سب کو گوشت دیں لیکن اول درجے کا گوشت یعنی پٹھ، چانپ اور سینہ وغیرہ الگ کر لینا اور درجہ دوم کا گوشت دوسروں کو دینا ردی حرکت ہے۔ کسی کا کنبہ بڑا ہو اور سارا گوشت گھر میں ہی کھا لیا جائے تو مباح ہے۔ گوشت ذخیرہ کر لینا مباح ہے مگر غرباء کو محروم کر کے ایسا نہ کرنا چاہیے۔

قربانی سنتِ ابراہیمیؑ کے تحت ملت ابراہیمیؑ پر ہے۔ جہاں ملت ابراہیمیؑ نہ ہو وہاں کوئی قربانی نہیں ہے۔ اسلام نے ہمیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ عطا کی ہیں۔ مسلمانوں کی یہ دونوں عیدیں نماز عید سے ہیں۔ تیسری عید کوئی نہیں اسی لئے کوئی تیسری نمازِ عید نہیں پڑھی جاتی۔ رشوت، سود، سٹہ، جوا، ٹھگی اور غصب کے روپے سے قربانی کرنا حرام ہے۔

کشمیر کمیٹی اور حکومت آزاد کشمیر

کشمیر کمیٹی اور حکومتِ آزاد کشمیر، دونوں ہی کشمیر کو فراموش کر بیٹھی ہیں۔ آزاد کشمیر کے اندر، مقبوضہ کشمیر کی آزادی کا نام لیوا کوئی نہیں ہے۔ آزاد کشمیر کی ہر حکومت صرف حکومت کرنے تک محدود اور اسلام آباد میں